مرثیۂ دیگر

غرق خوں میں تشنہ لب ہے ہے غضب ہے ہے غضب
یہ ستم ایسوں پہ اب ہے ہے غضب ہے ہے غضب
آل احمد سب کے سب ہے ہے غضب ہے ہے غضب
دو جہاں کے منتخب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

ماں ہو جسکی فاطمہ جس کا علی سا ہو پدر
رن میں ہے اس تفرقے سے آج با خویش و پسر
دست و پا اسکے نہ دھڑ ہے ساتھ نہ گردن پہ سر
وہ شہ عالی نسب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

جو بشر یار و خدا کے دوست کا تھا ہوش و دم
کوئی دشمن کے بھی دشمن پہ کرے ہے یہ ستم
کاٹ سر انکا لیے اسکے اسیر اہل حرم
بے گنہ اور بے سبب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

نور جنکے تن سے پہونچے تھا بچشم مہر و ماہ
آجکے دن سر پہ ان نحسوں کے گر کیجے نگاہ
استقامت تھی فلک کو جن کے زیر خیمہ گاہ
خاک ہے یک یک وجب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

کھینچے تھا جبریل آ کر جنکے اونٹوں کی مہار
لے گئے اونٹوں پہ ان کو بے عماری کر سوار
آج ہے ساتھ انکے ایسا کچھ سلوک روزگار
بیوفایان عرب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

جنکی جانب مہر و مہ کو دیکھنے کی تھی نہ تاب
آج چادر بھی نہیں سر پہ کریں جس کی حجاب
اور جو مالک ہے ملک پہ اسطرف کو کیا حساب
انپہ یہ رنج و تعب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

اہل بیت اونٹوں پہ ہر منزل ہیں بے محمل سوار
عابد بیمار کھینچے جائے اونٹوں کی مہار
زینب دلخستہ دم سر کو ہاں سے پٹکیں بار بار
رات دن تس پہ ہے تب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

ایک تو غم سے عزیزوں کے پریشاں ہیں حواس
اس مصیبت سے نہیں جینے کی اپنے انکو آس
دوسرے کٹتی ہے انکو رات دن کی بھوک پیاس
ہو رہے ہیں جاں بلب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

جب گذر اس ناتواں کا مقتل شہ پر ہوا
کہنے لاگے اے پدر میں کیوں نہ تجھ آگے موا
یار نکلا میں اسکے بیٹھ کر غم کا سوا
تو مرے جیون میں اب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

تن ترا آیا نظر آلودہ گرد و خاک سے
لخت دل ٹپکیں ہیں میرے دیدۂ نمناک سے
خوں بہتا دیکھتا ہوں زخم کے ہر چاک سے
ہے یہ احوال عجب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

وہ مسلماں رکھتے ہیں کافر سے جو کفر شدید
سر ترا نیزے پہ کر تن سے جدا بخشیں یزید
تشنہ لب ان ظالموں نے کر دیا تجھکو شہید
اے سلیل عبد المطلب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

کیونکہ پیغمبر ترا غم دل پہ سہتا ہووے گا
دمبدم خون جگر آنکھوں سے بہتا ہووے گا

تن ترا یون ہی پڑا بے گور رہتا ہووے گا
خاک و خون مین روز و شب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

کیون نہ رو دون لاش پر تیری مین سر خاک ڈال کر
جنکو پیغمبر نہ بولے تن سے کہ روحی فداک
تن ہو تیغ ظلم سے اسطرح تیرا چاک چاک
تھا ترا یہ کچھ لقب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

سر ترا نیزے کے اوپر تن ترا ہے خاک مین
خون دل کیونکر نہو مجھ دیدۂ نمناک مین
بھر رہی مٹی ترے زخمونکے ہر اک چاک مین
تجھ کو ہے ایسا غضب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

ہے ترا نانا پیمبر باپ تیرا ہے امام
تشنہ لب مارین تجھے اسطرح ملکر اہل شام
جس کے محشر مین طلب عالم کو ہے کوثر کا جام
جا کہ تیرا جب ہو ہے غضب ہے ہے غضب

اے پدر مجھ بن سمجھے اس بات کی آتی ہے لاج
مصطفے اور مرتضی کی دی ہے فوج غم نے تاج
خاک و خون مین تو پڑا ہے دو جگ کا سر و تاج
خانہ دل کو لقب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

فاطمہ سے پیرہن لائین نہ تیرا آسمان
واسطے تیرے کفن کا ہے شہ ہر دو جہان
سو تو اب عریان پڑا ہے خاک خون کے درمیان
نے حریر و نے قصب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

یہ سخن کہکر چلا وہ تو بدر سے لگ کے گلے
کیون نہ تیرے ساتھ خاک و خون مین ہم بھی رلے
ہای بابا دیکے بانی بھی نہ ہم تجکو چلے
یون سبھی تجھے دیکھے ہین اب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

کربلا لاش پہ سر ہے جنکی عابد یہ نہین کہ
دل اٹھا امت کی تیری اشقیا قتل حسین
منہ مدینہ کیطرف کر رو نبی کا نور عین
سمجھے ہین اس عشق کا سبب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

آل مین تیری کسی کے دھڑ پہ اب جد سر نہین
تن ہے کسکا جس پہ زخم تیغ اور خنجر نہین
کونسا سر ہے کہ انکھون مین ترے نیزے پہ نہین
ایکدم مین ہو جان لب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

دن محمد کیطرف کرتا تھا جب یہ خطاب
خاک مین ہو اور ہوا مین مرغ ہو ذبح کباب
آہ سے ماہی تک سب کا جگر ہوتا تھا آب
یہ فغان کرتے تھے سب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

ختم کر سودا تو اب اس مرثیہ جانکاہ کو
یاد کر ہر دم تو اپنے دلمین حال شاہ کو
بند کر حرف زبان اور لبون کی راہ کو
یون کہا کر جب تب ہے ہے غضب ہے ہے غضب

مرثیہ دیگر حضرت امام

چلا جب کربلا سے شام کو زین العبا تنہا
تکا کر جانب ہند اس ڈنکے خاطر مین رہا تنہا
کہ تھا لاش پدر بابا کی نہ رو یون کھڑا تنہا
کر لیجا دن اسیر ظالمان کرا قربا تنہا